نجات محض اسلام میں ہے

تحریک ختم نبوت سنہ ۸۳-۱۹۸۴ء

حالات و واقعات

قادیانی اسلام، ملک اور قوم تینوں کے دشمن ہیں

پولیس نے اسلم قریشی کو برآمد کرلیا

ہفت روزہ

کراچی

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۱ تا ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۵ تا ۱۱ اگست ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۱۰

پنجاب پولیس نے اسلم قریشی کو برآمد کر لیا

اخبارات میں یہ خبریں آچکی ہیں کہ پولیس نے مولانا اسلم قریشی کو برآمد کر لیا اور اب وہ پولیس کی حراست میں ایسی جگہ پر رکھے گئے ہیں جو شاہی قلعہ سے بھی بدتر جگہ ہے جہاں ان پر مسلح پہرہ ہے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کو ان سے ملاقات کی اجازت نہیں ایک رات انہیں سونے بھی نہیں دیا گیا۔ اور جو بیان ان سے دلوایا گیا وہ پولیس کی حراست میں ہوا ہے۔

جب مولانا موصوف اغوا ہوئے تو انہوں نے دو دن پہلے قصبہ معراج میں مرزائیوں کے خلاف تقریر کی تھی اور لوگوں کے اصرار پر دوبارہ آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ وہاں نہ پہنچے۔ جب کہ ایک شخص جس کا نام محمد یوسف بتایا جاتا ہے اس نے گاؤں میں جا کر یہ اعلان کر دیا کہ اب مولانا یہاں نہیں آئیں گے۔ اس شخص کو کیسے معلوم ہوا کہ اب مولانا یہاں نہیں آئیں گے اس راز سے وہ پردہ اٹھا سکتا تھا لیکن پولیس نے اس سے کوئی تفتیش نہیں کی۔ جب مولانا کئی دنوں تک واپس نہ آئے تو ان کے گھر والوں اور شہر والوں کو تشویش لاحق ہوئی عالمی مجلس کے مقامی راہنما منظور الٰہی ملک نے پولیس سے رابطہ قائم کیا کہ مولانا کی گمشدگی کی رپورٹ درج کی جائے لیکن پولیس ٹال مٹول سے کام لیتی رہی جب اضطراب احتجاج کی شکل اختیار کرنے لگا۔ تو جو رپورٹ درج ہوئی وہ انتہائی مبہم تھی جس میں ان سات افراد کے نام شامل نہیں کئے گئے جن پر شبہ تھا۔ اس سلسلہ میں ایک وفد اس وقت کے گوجرانوالہ ڈویژن کے ڈی آئی جی میجر مشتاق سے ملا تو میجر مشتاق نے کہا کہ فکر کی کوئی بات نہیں وہ مل جائیں گے اس کے بعد پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے یہ کہا جانے لگا کہ وہ کسی مزار پر ہوں گے یا بیرون ملک چلے گئے ہوں گے اور یہ کہ پولیس پارٹیاں روانہ کر دی گئی ہیں۔ جو باتیں اس وقت پولیس کہہ رہی تھی آج مولانا محمد اسلم قریشی کی برآمدگی کے بعد بھی وہی باتیں سامنے آئی۔ یعنی کہ وہ فلاں مزار پر ہے۔ فلاں جگہ امامت کی وہاں یہ ہوا وہ ہوا علاوہ ازیں آئی جی پنجاب نثار احمد چیمہ نے مولانا کے برآمد کئے جانے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ ؟

"ہمیں یقین تھا کہ مولانا اسلم قریشی قتل نہیں ہوئے"

(نوائے وقت کراچی ۱۳ جولائی ۱۹۸۸ء)

آئی جی کے بیان، پولیس کے سابقہ رویہ اور انہیں برآمد کرنے کے بعد جس انداز سے بیان لئے اور دیئے جا رہے ہیں اس نے پولیس کی پوزیشن کو کمزور کر دیا ہے۔ اور اس بیان کو بھی مشکوک بنا دیا ہے۔ مولانا موصوف کی جو کہانی اخبارات میں آئی ہے اس میں یہ بات غور طلب ہے کہ وہ چھ ماہ تک پاکستان میں ہی رہے انہوں نے امامت بھی کرائی جہاں اردو اور پنجابی زبان نہیں بولی جاتی ان کی تصویریں بھی اخبارات میں شائع ہوئی تحریک چلنے کی خبریں بھی چھپتی رہیں وہاں ان کی بازیابی کے لئے دعائیں بھی ہوتی رہیں:۔ ان کی بوڑھی والدہ اور بچے بچیوں کے دل ہلا دینے والے واقعات بھی اخبارات کی زینت بنے لیکن اسلم قریشی کے سینے میں پتھر کا دل تھا کہ اس پر ان حالات کا کوئی اثر نہ ہوا اور وہ بجائے گھر لوٹنے کے آگے کی طرف ہی رواں دواں رہا۔ دوسری بات عجیب ہے کہ بیان میں ایران جا کر فوج میں بھرتی ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے سب جانتے ہیں کہ ایران حالت جنگ میں ہے۔ فوج خواہ کسی ملک کی ہو اس کے بھرتی کرنے کے کچھ ضابطے اور قانون ہیں اسلم قریشی کی زبان لباس حتیٰ کہ مذہب تک ایران سے مختلف تھا پھر اسے تمام ضابطے اور قانون توڑ کر کیسے بھرتی کر لیا گیا۔؟

بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ بیماریوں کا مجموعہ بن کر آیا ہے جبکہ فوج میں کسی بیمار آدمی کی گنجائش ہی نہیں ہوتی جہاں تک ہم نے پولیس کی حراست میں دی گئی اس کہانی پر غور کیا تو یہی بات سمجھ میں آئی کہ اسلم قریشی کی برین واشنگ کے لئے دی گئی ہے اور پنجاب پولیس اس کیس میں ملوث بعض پولیس افسروں کو بچا کر علماء کو بدنام کرنے اور قادیانی پیشوا مرزا طاہر کی ملک واپسی کی لئے راہ ہموار کر رہی ہے۔ جہاں تک عالمی مجلس ختم نبوت کی اس کیس میں دلچسپی کا تعلق ہے تو اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مولانا موصوف اسلم قریشی عالمی مجلس سیالکوٹ کے مبلغ تھے اس واقعہ کے بعد عالمی مجلس کے سامنے دو ہی راستے تھے۔

۱:۔ یہ کہ اس کیس پر خاموشی اختیار کر لی جائے جو ایک مشکل ترین راستہ تھا۔ کیونکہ عوام یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے کہ عالمی مجلس اپنے مبلغ کے اغوا پر چپ سادھ گئی۔

۲۔ عالمی مجلس مرزائیوں کی تخریب کاریوں اور ریشہ دوانیوں سے چونکہ بخوبی آگاہ ہے اسکے پاس اس بات کا یقین ثبوت موجود ہے کہ مرزائی اپنے آنجہانی پیشوا مرزا محمود کی پیش گوئی کے مطابق اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں اور وطن عزیز پاکستان توڑنا چاہتے ہیں اس لئے عوام میں اضطراب پیدا کرنے کے لئے یہ حرکت مرزائیوں ہی کی ہے

چنانچہ اس واقعہ پر عوام کا ردِ عمل فطری تھا عالمی مجلس اس ردِ عمل میں عوام کے ساتھ شریک رہی اور نیک نیتی سے رہی تاہم عالمی مجلس کا یہ کارنامہ ہے کہ اس نے اس عوامی ردِ عمل کو تشدد کی راہ پر نہیں پڑنے دیا کیونکہ ملکی حالات اس کے متحمل نہیں تھے۔ رہی بات کہ عالمی مجلس کے پاس وہ کونسا آلہ ہے جس کے ذریعے اس نے معلوم کر لیا کہ اس واقعہ میں مرزائی ملوث ہیں؟

اس سلسلہ میں بہت سے شواہد پیش کیے جا سکتے ہیں مثلاً

۱۔ مولانا موصوف مرزائیوں کے خلاف تقریر کرکے آئے تھے اور تقریر کے لیے وہاں جانا ضروری تھا۔

۲۔ جس شخص نے دعوت دی وہ مرزائیوں کا ایجنٹ بن گیا اور اس نے اغوا ہونے کے فوراً بعد قصبہ میں اعلان کر دیا کہ مولانا جمعہ کو نہیں آئیں گے۔

۳۔ مرزائیوں کا پیشوا مرزا طاہر انتہائی خفیہ طریقے سے ملک سے بھاگ گیا۔ اور اس وجہ سے بھاگا کہ اس واقعہ میں ملوث ہونے کے جرم میں گرفتاری کا خطرہ لاحق ہو چکا تھا۔

۴۔ مرزا طاہر کے فرار کے بعد مرزا خاندان کے کچھ دوسرے افراد کے علاوہ سیالکوٹ کے سرکردہ مرزائی بھی ملک چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

۵۔ سرکردہ مرزائیوں کے ملک سے فرار کے بعد یہاں کے علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت کو بذریعہ خطوط قتل اور اغوا کی دھمکیاں دی گئیں جن میں کہا گیا اسلم قریشی کے حشر کو سامنے رکھو۔

۶۔ ربوہ جو قادیانی سٹیٹ ہے وہاں ایک امام مسجد کے مار مار کر دانت توڑے گئے مسلم کالونی میں طلباء اور اساتذہ پر کلہاڑیاں لیکر حملہ آور ہوئے اور فحش گالیاں دیں مولانا اللہ یار ارشد کے ساتھ بدسلوکی کی گئی۔

۷۔ مرزائیوں کی طرف سے قتل کا عملی مظاہرہ یوں ہوا کہ چیچہ وطنی میں ایک، ساہیوال میں دو، منزل گاہ سکھر میں دو، میرپور خاص اور قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں ایک ایک مسلمان کو شہید کیا گیا۔ منزل گاہ سکھر کے واقعہ میں مرزائی قاتلوں کے خلاف عدالت سے سزائے موت کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے۔ لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

۸۔ بظاہر اسلم قریشی کی کسی کے ساتھ دشمنی نہیں تھی۔ الا یہ کہ جب وہ سرکاری ملازم تھا اور ایکسرے شعبہ کا کام کرتا تھا تو اس نے مرزا قادیانی کے پوتے ایم ایم احمد پر اس لیے قاتلانہ حملہ کیا کہ صدر جنرل یحییٰ ایران جاتے ہوئے اسے ملک کی صدارت سونپ کر جا رہے تھے جو اسلم قریشی کو ناگوار گزری اور اس نے قاتلانہ حملہ کرکے اسے کرسی صدارت سے ہسپتال پہنچا دیا اس وجہ سے مرزائی اس کے دشمن تھے۔

الغرض ایسے بہت سے شواہد ہیں جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ اسلم قریشی کو مرزائیوں نے ملک میں انتشار پھیلانے اور ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کا بدلہ لینے کے لیے اغوا کیا ہے۔ اس پر عوام کا جو ردِ عمل ہوا وہ اسلم قریشی کی ذات سے محبت نہیں بلکہ عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عشق اور ختم نبوت کے باغیوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مرزائیوں سے نفرت کی وجہ سے ہوا۔ کیوں ہوا؟

اس لیے کہ مرزائیوں نے ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مرزا طاہر کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج کے نہتے اور بے بس طلباء پر لاٹھیوں، ہنٹروں، ہاکیوں اور چھریوں چاقوؤں سے حملہ کرکے شدید زخمی کیا تھا۔ جس کے بعد پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا تحریک چلی اور قومی اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے صدمہ سے ان کے جذبہ

باقی صـ۲۹ پـر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے راہنماؤں کا بیان

کراچی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ممتاز راہنماؤں مولانا محمد انور فاروقی، حاجی لال حسین، حافظ عبد الستار، ڈاکٹر مولانا نعمان مصطفیٰ، محمد سہیل صدیقی، رانا محمد انور، مولانا ریاض الحق، مولانا حافظ محبوب الرحمن نے ایک بیان میں مولانا اسلم قریشی کے واقعے کو پنجاب پولیس کا ایک ڈرامہ

باقی صـ۱۸ پر

ہمیں یقین تھا کہ مولانا اسلم قریشی قتل نہیں ہوئے ہیں: آئی جی پنجاب

لاہور ۱۲ جولائی (نمائندہ خصوصی) انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب مسٹر نثار احمد چیمہ نے کہا ہے کہ پولیس نے اسلم قریشی کا گمشدگی کا معمہ حل کرنے کے لیے مسلسل ساڑھے پانچ سال تک انتھک جدوجہد کی۔ آج اپنے دفتر میں اسلم قریشی کی موجودگی میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے آئی جی پنجاب نے کہا کہ اس تحقیق کے دوران پولیس

باقی صـ۱۸ پـر

مولانا مفتی احمد الرحمٰن کا بیان

کراچی ۱۲ جولائی (نیوز ڈیسک رپورٹ) مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں جاری کی جانے والی خبر کو قطعی بے بنیاد اور شر انگیز قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جس شخص کو اسلم قریشی بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

باقی صـ۱۸ پـر

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۸۳-۸۴ء

حالات و واقعات

تحریر: مولانا اسمٰعیل صاحب شجاع آبادی

مولانا اسلم قریشی کے اغوا سے پورے ملک میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد شریف جالندھری سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او سے ایف آئی آر درج کرنے کی درخواست کی گئی مذکورہ تھانے دار نے پرچہ درج کرنے سے انکار کیا تو مجلس کا ایک وفد گوجرانوالہ ڈویژن کے اس وقت کے ڈی آئی جی میجر مشتاق احمد کو ملا۔ اور صورت احوال سے آگاہ کیا۔ ڈی آئی جی کے حکم پر پرچہ درج ہوا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھری مسلسل تقریباً ۱۰-۱۲ دن تک سیالکوٹ میں مقیم رہے تاکہ کیس کی نگرانی کرسکیں سیالکوٹ سے فیصل آباد، ملتان کندیاں شریف کے دورے پر تشریف لے گئے، دوبارہ جب سیالکوٹ کا پروگرام بنایا تو مقامی حکام نے آپ کا سیالکوٹ میں داخلہ بند کردیا جس کا صاف مطلب یہ تھا کہ مولانا کیس کی پیروی نہ کرسکیں اور نہ ہی کارکنوں کو کوئی ہدایات جاری کرسکیں۔ حکام کا یہ رویہ مسئلہ کو حل کرنے کے بجائے الجھانے کا سبب بن گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پورا ملک سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا تاج محمود، ملک کے نامور خطیب مولانا محمد ضیاء القاسمی اور دیگر علماکرام وقتاً فوقتاً سیالکوٹ جاتے رہے تاکہ حالات کا جائزہ لے کر مولانا کی بازیابی کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کرسکیں۔

مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اس لیے اغوا کیا کہ مولانا نے ”قادیانی نبی“ کے پوتے ایم ایم احمد پر یحییٰ خان کے دور حکومت میں اس وقت قاتلانہ حملہ کیا جب یحییٰ خان ایک روزہ دورے پر ایران گیا اور قائم مقام صدر ایم ایم احمد کو بنایا مولانا قریشی ان دنوں سیکرٹریٹ میں ملازم تھے جب ایم ایم احمد قصر صدارت میں داخل ہونے لگا تو ان کی غیرت نے ایک مرتد کو پاکستان کی کرسی صدارت پر دیکھنا گوارا نہ کیا تو لفٹ میں ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کردیا مذکور اگرچہ مرنے سے بچ گیا لیکن پاکستان کی مقدس کرسی صدارت پر نہ بیٹھ سکا۔

مولانا قریشی کو گرفتار کرلیا گیا کیس چلا قادیانیوں نے مکمل اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا جس سے مولانا کو چودہ سال سزا ہوئی حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کی مساعی سے چار سال بعد رہا ہوگئے رہائی کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور ”مجلس تحفظ ختم نبوت“ کے زیر اہتمام ”تربیتی کورس“ کی تکمیل کے بعد سیالکوٹ میں جماعت کے مبلغ بن گئے اور تبلیغی مساعی زور دار طریقہ پر شروع کردی اس سلسلہ میں ۷ فروری کو سیالکوٹ سے ”معراج کے“ نامی گاؤں میں جہاں کچھ تعداد قادیانیوں کی بھی ہے تشریف لے جارہے تھے کہ راستہ میں اغوا کرلئے گئے۔

سیالکوٹ کے مسلمانوں نے جب دیکھا کہ مولانا قریشی کا مسئلہ حل ہوتا نظر نہیں آتا تو انہوں نے ”مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان“ کو مداخلت کرنے اور کیس سنبھالنے کی درخواست کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا تاج محمود کے علاوہ ملک منظور الٰہی اعوان، جناب پیر بشیر احمد، حبیب اسلم قریشی نے آئی جی پنجاب جناب راؤ رشید احمد خان سے مورخہ ۷ مارچ کو ملاقات کی اور پاکستان بھر کے مسلمانوں میں پائی جانے والی تشویش سے آگاہ کیا۔

- مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ایک وفد وفاقی وزیر محنت ”غلام دستگیر“ سے ملا اور مولانا اسلم قریشی کیس کی سنگینی اور عوامی اضطراب کی طرف توجہ دلائی۔
- مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر منظور الٰہی ملک نے صدر سے ٹیلی فون پر بات کی اور ذاتی دلچسپی لینے کی درخواست کی۔
- مولانا قریشی کی گمشدگی پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا کراچی سے خیبر تک اور لاہور سے کوئٹہ تک پورے ملک میں ختم نبوت کانفرنسوں کا جال بچھا دیا گیا قراردادیں پاس ہوئیں ٹیلی گرام بھیجے گئے پریس کانفرنسیں کی گئیں۔
- ۲۷ اپریل کو ”مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان“ کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس ملتان میں حضرت امیر مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں دیگر تنظیمی امور کے علاوہ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا گیا اور فیصلہ ہوا کہ پورے ملک میں مورخہ ۲۰ مئی کو یوم احتجاج منایا جائے اور ۲۰ مئی کے بعد سیالکوٹ میں یوم دعا منایا جائے۔
- قبل ازیں مورخہ ۱۵ اپریل کو جامعہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی میں مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے کونشن منعقد ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں اور علماکرام نے حکومت کی مجرمانہ خاموشی پر زبردست احتجاج کرتے ہوئے مولانا قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا۔
- مورخہ ۲۲، ۲۳ اپریل کو سرگودھا میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا قریشی کی بازیابی کا مطالبہ کیا گیا۔
- مورخہ ۲۰ مئی کو پورے ملک میں یوم احتجاج منایا گیا۔ قراردادیں، پریس کانفرنسیں اور ٹیلی گرامز کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا قریشی کو تلاش کیا جائے۔
- صدر پاکستان کے حکم پر اعلیٰ پولیس افسروں کی

ایک ماہر ٹیم مقرر کر دی گئی جس میں ایک ایس پی، ۳ ڈی ایس پی، ۱۰ انسپکٹرز جو سیالکوٹ پہنچ کر ریکارڈ اپنی تحویل میں لیں گے اور از سر نو تفتیش کریں گے۔ (ایک خبر)

قبل ازیں ایک تفتیشی ٹیم سربائی گرائمز برانچ بنی تھی جو تفتیش میں ناکام رہی۔

- ایک سو مزدور رہنماؤں کا اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے دفتر میں منعقد ہوا جس میں احتجاجی پروگرام تشکیل دیے گئے۔

کو تلاش کر رہی ہے۔

- شکارپور (سندھ) کے حق گو عالم دین مولانا حبیب اللہ شہید کر دیے گئے۔
- ایک پولیس افسر نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا تاج محمود کو خفیہ خط لکھا کہ اگر آپ اسلم قریشی کو تلاش کرنا چاہتے ہیں تو گوجرانوالہ رینج کے ڈی۔ آئی۔ جی کو تبدیل کرائے بغیر موصوف کو تلاش کرنا ممکن ہے واضح رہے کہ مجلس پہلے ہی یہ مطالبہ کر چکی تھی۔

- مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ۱۰ جون ۱۹۸۳ء کو سیالکوٹ کی عظیم الشان جامع مسجد عزیزیہ حنیفیہ ڈوڈنگا باغ میں یوم دعا منایا گیا جس میں ہزاروں سے متجاوز مسلمانوں نے شرکت کی مقامی انتظامیہ نے یوم دعا کو ناکام کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن بایں ہمہ سندھ بلوچستان صوبہ سرحد اور پنجاب کے بہت سے شہروں سے مسلمانوں نے جوق در جوق شرکت کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد مدظلہ، مولانا محمد

- ڈیرہ اسماعیل خان میں ۲۰ مئی کو یوم احتجاج منانے کے لئے مختلف مکاتب فکر کے رہنماؤں نے اکٹھا جمعہ پڑھنے کا پروگرام بنایا انتظامیہ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عبدالقدوس، مولانا احمد شعیب، خواجہ محمد زاہد، چوہدری محمد شریف ایڈووکیٹ کو ایک ایک ماہ کے لئے نظر بند کر دیا۔ مولانا علاؤالدین، مولانا عبدالسلام صوفی ریاض الحسن گنگوھی کو ۱۶ ایم پی او کے تحت اور جمعہ کا انتظام کرنے والے کارکنوں عبدالشکور، غلام رسول، محمد اکبر وغیرہ کو نامعلوم دفعہ کے تحت زیر حراست لے لیا گیا۔
- ۲۰ مئی کے کامیاب یوم احتجاج کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۰ جون ۱۹۸۳ء کو سیالکوٹ میں مولانا مفتی نثار احمد نعیمی کی مسجد واقع دو ڈنگا باغ میں یوم دعا منانے کا فیصلہ کیا۔
- یوم دعا کو کامیاب بنانے اور سیالکوٹ میں رابطہ عوام مہم کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین مولانا قاضی اللہ یار خاں، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالرؤف جتوئی، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا ضیاءالدین آزاد، مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی، مولانا فاروق احمد سیالکوٹ پہنچ گئے۔ انہی دنوں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، اور مولانا منظور احمد الحسینی برطانیہ، اسپین اور سعودیہ کا دورہ کر کے وطن واپس پہنچے۔
- ۶ جون سیجاری مسجد ربوہ کے امام مولانا اللہ دتہ کو قادیانی غنڈوں نے مار مار کر لہولہان کر دیا۔ پولیس مجرموں

بقیہ مجلس کے راہنماؤں کا بیان

قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسلم قریشی کے اغوا میں قادیانی سازش میں پنجاب پولیس کے بعض اہلکار برابر کے شریک ہیں۔ اور اخبارات میں شائع ہونے والا بیان مولانا اسلم قریشی کی برین واشنگ کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلم قریشی کو پنجاب پولیس نے اپنی حراست میں رکھا ہوا ہے اور انہیں شاہی قلعہ سے بدتر جگہ میں ٹھہرایا ہوا ہے۔ جہاں وہ انتہائی سخت پہرے کی وجہ سے نیند بھی نہ کر سکے۔ دوسری غور طلب بات یہ بھی ہے کہ مبینہ اسلم قریشی کو کئی گھنٹہ تک ٹی وی پر پیش کر کے بیان لیا گیا۔ لیکن آئی جی پولیس نے اپنے بیان میں کہا ابھی کچھ باتیں صیغۂ راز میں ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب پولیس مزید ایسا بیان دلوانا چاہتی ہے۔ جو ان کے مفید مطلب ہو۔ انہوں نے اپنے بیان میں مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے بیان کی تائید کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اگر واقعی اسلم قریشی کو برآمد کر لیا ہے تو پھر پنجاب حکومت کو چاہیئے کہ انہیں رہا کر دے تاکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس عمل کے راہنما ان سے ملاقات کے بعد عوام کے سامنے صحیح صورت حال رکھ سکیں۔

بقیہ: آئی جی

کو یقین ہو گیا کہ اسلم قریشی کو کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ وہ گم ہے۔ چنانچہ پولیس نے اس کی گمشدگی کا معمہ حل کرنے کی طرف توجہ دی۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل پولیس کو اطلاع ملی کہ یہ شخص ایران میں ہے۔ چنانچہ پولیس ایران سے اس شخص کو واپس لینے کے بارے میں شک دور کرتی رہی اور بالآخر وہ شخص خود ہی برآمد ہو گیا۔ آئی جی پنجاب نے کہا کہ جو واقعات اسلم قریشی نے بتائے ہیں ان میں بعض واقعات کو صیغۂ راز میں رکھا گیا ہے جن کی بعد میں تصدیق کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں قانونی مشیروں سے مشورہ کیا جا رہا ہے، اور اس کی روشنی میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(نوائے وقت ۱۳ جولائی ۱۹۸۸ء کراچی)

بقیہ: مفتی احمد الرحمان

مولانا اسلم قریشی نہیں ہے بلکہ کوئی اور ہے جس کے منہ سے مولانا اسلم قریشی کی خود ساختہ کہانی منسوب کی گئی ہے اور اگر وہ مولانا اسلم قریشی ہے تو پھر اغوا کے بعد چھ سال تک ان کی برین واشنگ کی گئی ہے تاکہ ان کے منہ سے اس نوع کا بیان دلایا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا اسلم قریشی کے حوالے سے پیش کیے جانے والے شخص نے جس کہانی کو دہرایا ہے وہ کسی قادیانی ذہن کی تخلیق معلوم ہوتی ہے۔ اس لیے ہمارا مطالبہ ہے کہ مولانا اسلم قریشی کو ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ ہم صحیح حقائق جمع کر سکیں۔

(جسارت کراچی ۱۳ جولائی ۱۹۸۸ء)